گھنے پیپل!

تمہارے سائے میں
جوگی کے بھیگے جسم کی سی باس ہے
پیپل، تمہارے نام میں
کیسے انوکھے سُر لرزتے ہیں
تمہارے نام کے اک حرف میں
اک راگنی کا انگ بستا ہے

وہاں دیکھو
سڑک کے اُس طرف
ساحل پہ
کشتی کے کواڑوں کی دراڑوں میں
تمہاری شاخ پر کھلتا ہوا دل
لہلہاتا ہے

گھنے پیپل!
کوئی آسیب تم میں آ بسا ہے
آج اپنے مندروں سے لاتعلق ہو گئے ہو تم
تمہاری گود میں کتنے بسیرے ہیں
جنہیں تم گِن نہیں سکتے

مری آنکھوں میں بھی اک پیڑ ہے
جس میں بسے ننھے پرندے
اپنی اپنی بولیوں کا وِرد کرتے ہیں
مگر اک فرق ہے پیپل،
یہاں کی گردشیں دستور بندی کی نہیں قائل
یہاں پتے نہیں جھڑتے
تڑخ جاتی ہے مٹی آنکھ کے اندر
مگر اک آنچ ہے
جو پیڑ میں پھیلی رگوں کو سبز رکھتی ہے

تم اپنے سب بسیرے مجھ کو دے ڈالو
گھنے پیپل،
تمہاری چھاؤں میں رستہ بناتی دھوپ بڑھتی جا رہی ہے
اور مجھے بھی دُور جانا ہے
سڑک کے پار دیکھو،
خشک دریا میرا رستہ دیکھتا ہے!